

راشد الحق سمیع حقانی

ملک دشمنوں کی سازشیں اور حب الوطنی کا تقاضا

گذشتہ دنوں اسلام آباد میں ملک کی تمام چھوٹی بڑی قوم پرست کھلانے والی جماعتوں کا دوروزہ اجتماع ملک کے دارالحکومت، پارلیمنٹ، سپریم کورٹ اور ایوان صدر کے سائے تلے اور بھاری مینڈیٹ کے دعویدار وزیراعظم کی ناک کے نیچے ملک و ملت کیخلاف زہرا فاشی کرتے ہوئے اپنے ساتھ کئی تلخ سوالات چھوڑ گیا۔ اجتماع میں ان وطن دشمنوں نے حسب سابق پاکستان کیخلاف نفرت انگیز تقاریر کیں۔ یوں تو ہمیشہ سے ہی ان بد بختوں نے بیرونی آقاؤں کے اشارے پر مادر وطن کو ننسی گالیاں دی ہیں۔ لیکن اس دفعہ انہوں نے مکمل کجماہوکر علی الاعلان پاکستان توڑنے، وفاق پاکستان کا مکمل خاتمہ کرنے، دستور کو پھاڑنے اور صوبہ پنجاب کو فحش گالیاں دیں اور پاکستان زندہ باد کے نعرے کو گناہ کبیرہ کے مترادف قرار دیا۔ اس قسم کے خرافات و بکواسات کا دو روزہ ملک کے دارالخلافہ میں علی الاعلان اظہار ہوتا رہا۔ قومی اخبارات میں اس وطن دشمن اجتماع کی زہریلی تقاریر اور رپورٹیں مفصل طور پر آچکی ہیں۔

محترم قارئین کرام! آپ کو معلوم ہے کہ ان منتشر اور مردہ قوم پرست جماعتوں کو کس طاقت نے ”حیات نو“ بخشی اور ان بیرونی بد بختوں کو حب الوطنی کا سرٹیفکیٹ کس جماعت نے محض اپنے اقتدار کے حصول اور اس کو طول دینے کیلئے عطا کیا۔ اور ان نسلی و علاقائی متعصب جماعتوں کو قومی دھارے میں شمولیت کی قوم کو نوید دینے والے کون تھے؟ انہیں وطن دشمن قوتوں کو موجودہ وزیراعظم نے بڑی ڈھٹائی سے اپنے سینے سے لگا کر دینی اور مذہبی جماعتوں کو پس پشت ڈالا تھا۔ اس وقت کے سیاسی جھنڈہ اور خود مسلم لیگ کے کئی حلقوں نے حکمرانوں کو ان آستین کے سانپوں کے بارے میں اپنی تشویش کا بارہا اظہار کیا لیکن مسلم لیگ کے محوس پرست اور اقتدار پسند حکمرانوں نے انکی صائب رائے کو درخور اعتناء نہیں سمجھا تھا اور اپنے اقتدار کی اڑانوں میں مست و مگن رہے۔ ماضی کے انتخابات میں اے این پی اور دوسری علاقائی قوم پرست جماعتوں کو پاکستانی غیور دینی جذبے سے سرشار عوام نے ہمیشہ کیلئے دفن کر دیا تھا اور ان کی سیاست کو صرف پانچ دس سیٹوں تک محدود کر دیا تھا لیکن وزیراعظم صاحب نے ان کو غیر معمولی اہمیت دیکر دس سال تک نہ صرف ان کو

شریک اقتدار بلکہ اپنا رازدار اور شریک کاروبار رکھا۔ جب یہ قوتیں ہر لحاظ سے مسلم لیگی حکمرانوں کے طفیل قوی تر ہو گئیں اور ان کی تجوریاں بھر گئیں اور انہیں محسوس ہوا کہ مسلم لیگی حکومت کا بیڑہ ڈوبنے کے قریب ہے تو بھاگتے چوہوں کی طرح ان لوگوں نے اپنے حلیف جماعت کا ساتھ ایک ایک کر کے چھوڑ گئے اور ان کے ارادے ملکی اور بین الاقوامی حالات کو دیکھ کر بدلنا شروع ہوئے اور اس پر ممیزیہ کہ افغانستان میں طالبان کی مکمل اسلامی حکومت نے افغانستان سے بچے بچے کمیونسٹ آقاؤں سمیت تمام مخرف اور پاکستان دشمن افغان لیڈروں کو نکال باہر کر دیا پھر تحریک طالبان کے متوقع اور ممکنہ اثرات جو کہ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں شروع ہو چکے ہیں کے پیش نظر یہ متعصب جماعتیں اپنے بے شمار اختلافات کو چھوڑ کر ایک ہو گئیں اور ملک و ملت کے خلاف ایک اتحاد قائم کیا اور پندرہویں آئینی ترمیم کی آرٹ میں مذہب اور اسلام کو جی بھر کر گالیاں دی گئیں۔ یہ دراصل تحریک طالبان کی کامیابیوں کا بخار تھا، جو کہ انہوں نے مذہب، ملک اور دینی جماعتوں پر اتار دیا۔ ان تمام باغیانہ اور ملک کے خلاف گھناؤنی سرگرمیوں کے باوجود حکمرانوں نے بجائے اس کے کہ ان کے خلاف فوری مقدمات دائر کرتے اور فوری کارروائی کیجاتی۔ لیکن یہ ان وطن دشمنوں کو مزید عزت اور ملت کے خلاف ابھارنے کیلئے ان کے درباروں پر سجدہ ریزی کیلئے بھیج گئے، حالانکہ ابھی تک قومی پریس اور میڈیا ان جماعتوں کے زہریلے نعروں کی صدائے بازگشت سنائی دی جا رہی ہے۔ وزیراعظم شریعت بل کی پتھری لے کر ان کو رام کرنے گئے تھے۔ لیکن بگٹی نے شریعت کو مسترد کرتے ہوئے خود مختاری کا مطالبہ کر کے وزیراعظم کا منہ چڑایا۔ وزیراعظم کو جو سکی کونڈ میں حاصل ہوئی اسکو وزیراعظم کے نامور مشیروں نے کافی نہیں سمجھا اور نہ ہی وزیراعظم نے اس کا برا منایا۔

کننے شیریں ہیں تیرے لب کے رقیب

گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا

اسکے ساتھ ہی وزیراعظم نے مشن کیلئے ولی باغ (چارسدہ) کو پرواز کیلئے پر توڑنے شروع کئے۔ وہاں سے جو جواب وزیراعظم کو ملا ہے اس کے لئے غالب کا مصرعہ زیادہ موزوں ہے۔

ع بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوپے سے ہم نکلے

ایک طرف ان وطن دشمن جماعتوں نے داخلی طور پر ملک، فوج، دستور، حکمرانوں اور دوقومی نظریہ کیخلاف مقدمہ ہو کر جنگ شروع کر دی ہے اور اس دلعنہ اس کا آغاز دارالخلافہ اسلام آباد سے ہی شروع کر دیا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ عجیب جمہوریت اور آزادی تحریر و تقریر ہے کہ ملک

توڑنے کے نعرے اور اس کھلاف سازشیں دارالحکومت ہی میں کی جائیں۔ بڑے بھائی صوبہ پنجاب کو گالیاں دی جائیں، دستور پاکستان کو گندگی کا ڈھیر قرار دیا جائے اور اس پر طرہ یہ کہ آگے سے حکمران طبقہ اور انتظامیہ ان کی خوشامد کرتا نظر آتا ہے اس سے پہلے گذشتہ دنوں کراچی اور حیدرآباد میں قوم ستوں نے قومی پرچم جلائے اور پھر انہی قوم پرستوں کو راضی کرنے کیلئے وزیراعظم لندن یا تبرا بھی گریختے۔ اسلام آباد میں قوم پرستوں کی یہ تازہ جرات بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے ان قوتوں کو معلوم تھا کہ ہمارا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا، اگر حکمرانوں کا یہی وطیرہ رہا اور حصول اقتدار کیلئے ہر قسم کی باغیانہ سرگرمیوں کو برداشت کیا جا رہا تو پھر خدا نخواستہ دشمن ممالک کو ہمارے خلاف جارحیت کی ضرورت نہیں ہے۔ ان لوگوں کی زہر لہلہ میں ڈوبی ہوئی تقاریر اور پاکستان کی سلامتی کھلاف سازش کے بعد ملک کی تمام محب وطن جماعتوں اور خصوصاً مذہبی قائدین اور پارٹیوں کے سربراہوں کو اسلام آباد ہی میں فوراً سر جوڑ کر اس فتنے کھلاف متحدہ آواز اٹھانی چاہیے جہاں پر یہ لوگ ان نام نہاد متعصب قوم پرستوں کا قلع قمع کریں وہیں ان نااہل حکمرانوں سے بھی باز پرس کریں اور ان کی سخت گرفت کریں، کیونکہ انہی کی طفیل آج یہ برساتی مینڈک مٹا رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ ملک قائم و دائم رہے گا۔ شریعت مطہرہ اور صلح قیادت ہی اس کا مقدر ہے۔

عرفی تو مینڈیش زغوغائے رقیباں آواز سگلاں کم نہ کند رزق گدارا (عرفی)

بقیہ صفحہ ۵۷ سے :- فاتح اندلس

نہروں ہی کے نہیں لوگوں کے دلوں کے بھی فاتح تھے۔ انہوں نے اندلس کے جس شر کو فوج کیا اسے دارالامان بنا دیا۔ وہاں حاکم مقرر کئے اور انہیں امن قائم رکھنے کیلئے ضروری فوج دی۔ شمالی افریقہ کے بربری قبائل جو بغاوت اور لوٹ مار کے عادی بھی، موسیٰ کے حاکم اعلیٰ کا عمدہ سنبھالنے کے چند سالوں میں ان میں ایسی تبدیلی آئی کہ انہی بڑبڑوں نے سمندر پار جاکر اندلس میں اسلام کا نام روشن کیا اور علم و آگہی کی وہ شمعیں جلاسنے میں ممد و معاون ثابت ہوئے جس کی روشنی نے سات سو سال تک یورپ کے دانش کدوں کو منور کئے رکھا۔

بے شک، مومن کے جہاں کی حد نہیں ہے۔

اس مضمون کی تربیت و تدوین میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا:

- (۱). تاریخ اسلام جلد دوم عبد بنو امیہ... شاہ معین الدین احمد ندوی (۲). مسلمان یورپ میں... محمد احسان الحق سلیمانی
- (۳). تاریخ اسلام... ڈاکٹر حمید الدین (۴). انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (۵). اردو دائرہ معارف اسلامیہ (اندلس)